السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محترم مفتی صاحب،

ایک مسئلہ میں آنجناب سے رہنمائی مطلوب ہے۔

ہمارا ایک کاروباری ادارہ ہے، جس کی پورے ملک میں برانچیں ہیں۔ تمام برانچوں پر امام صاحبان متعین ہیں جن کی ذمہ داریوں میں نمازیں پڑھانے کے علاوہ ہر نماز کے بعد منزل پڑھنا اور دن میں ایک مرتبہ سورت بقرہ پڑھنا بھی شامل ہے۔ منزل اور سورت بقرہ کی تلاوت جادو اور اثرات وغیرہ سے حفاظت کی غرض سے کروائی جاتی ہے۔ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی پر امام صاحبان کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

اگر کسی برانچ کے امام صاحب وقت کی قلت کے باعث یا کسی اور وجہ سے سورت بقرہ یا منزل نہ پڑھ سکتے ہوں تو ان کاموں کے لئے علیحدہ سے کوئی شخص رکھ لیا جاتا ہے اور اس کا وظیفہ بھی علیحدہ سے متعین کر دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ:

۱۔ جو امام صاحب باقاعدہ وظیفہ وصول کرتے ہوں ان کی ذمہ داریوں میں بغرضِ حفاظت سورت بقرہ اور منزل کی تلاوت کو شامل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ امام صاحب کے علاوہ کسی دوسرے فرد کو صرف منزل یا سورت بقرہ بغرضِ حفاظت پڑھنے کے لئے مقرر کرنا اور باقاعدہ وظیفہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

دار الافتاء — فتوی نمبر 99/1954

مستفتی

عثمان صدیقی

tayyabamin.jduk@gmail.com

جواب منسلک ہے

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصليًا

(۲،۱)---اگر امام صاحب کے ساتھ عقدِ اجارہ میں باقاعدہ یہ بات طے کرلی جائے کہ امامت کے ساتھ ساتھ روزانہ ایک مرتبہ سورہ بقرہ اور ہر نماز کے بعد منزل پڑھنا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہوگا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو پھر یہ درست ہے اور اس پر باقاعدہ وظیفہ دینا بھی جائز ہے۔ اسی طرح امام صاحب کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو سورہ بقرہ اور منزل پڑھنے کے لیے مقرر کرنا اور باقاعدہ وظیفہ دینا بھی جائز ہے۔

فيض الباري على صحيح البخاري - (٣ / ٥١٧)

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - رضى الله عنه - قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صلى الله عليه وسلم - فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ، فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضِيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلاً. فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقَى لاَ تَفْعَلُوا، حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ - صلى الله عليه وسلم - فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا. فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ - ثُمَّ قَالَ - قَدْ أَصَبْتُمُ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا». فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم -

فيض الباري على صحيح البخاري - (٣ / ٥١٥)

قلتُ: ويتفرَّعُ على الأولى أن لا يَصِحَّ أخذُ الأُجْرَةِ على قراءة القرآن للميت، لأن الأجيرَ إذا لم يُحْرِزْ ثوابَ القراءة، فكيف يُعْطِيه للميت؟ نعم لو كان الخَتْمُ لمطالب دنيوية، طاب له الأُجْرَةُ، هكذا نَقَلَهُ الشاميُّ، وشيَّده بنقولٍ كثيرةٍ من

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

أهل المذهب. وقد أَخْرَجْتُ الجواز من ثلاث كُتُبٍ للحنفية: منها «التفسير» للشاه عبد العزيز، فإنه ليّنَ الكلامَ، وأجاز به.

ثم إن تلك الكُتُب، وإن كانت مرجوحةً من حيث الأصل، لكنه من دأْبي القديم: أنه إذا ثَبَتَ التنوُّعُ في المسألة أُلَيِّنُ الكلامَ، وأَسْلُكُ مسلكَ الإغماض، ولذا أُغْمِضُ عن تلك المسألة أيضًا.

شرح معاني الآثار – الطحاوي – (٤ / ١٢٦)

وكذلك نقول نحن أيضا لا بأس بالاستيجار على الرقي والعلاجات كلها وإن كنا نعلم أن المستأجر على ذلك قد يدخل فيما يرقى به بعض القرآن لأنه ليس على الناس أن يرقى بعضهم بعضا فإذا استؤجروا فيه على أن يعملوا ما ليس عليهم أن يعملوه جاز ذلك

معارف السنن (٢/٢٤٣)

"و اما اخذ الاجرة على ختم القرآن وصحيح البخارى لامر من امور الدنيا فذلک جائز واما لامر الآخرة من ايصال الثواب الى الميت وغيره فكلاثم كلا الخ۔"

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٦ / ٥٧)

وما استدل به بعض المحشين على الجواز بحديث البخاري في اللديغ فهو خطأ؛ لأن المتقدمين المانعين الاستئجار مطلقا جوزوا الرقية بالأجرة ولو بالقرآن كما ذكره الطحاوي؛ لأنها ليست عبادة محضة بل من التداوي..........................

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس	الجواب صحیح
اویس سیالکوٹی کان اللہ لہٗ	احقر محمود اشرف غفراللہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی	مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۷/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۹ھ	۲۸/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۹ھ
14/فروری/2018ء	15/فروري/2018ء

الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ	محمد یعقوب عفی عنہ
۲۸-۵-۱۴۳۹ھ	۲۸/۵/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۹/۱۹۵۲
۲۸/۵/۳۹
۱۵/۲/۲۰۱۸

Scanned by CamScanner